

عبدال مطلب جو کہ رسول خدا ﷺ کے دادا کہلاتے ہیں بیت اللہ کے تعلق سے ان کے ساتھ دو اہم واقعات پیش آئے، ایک چاہے زم زم، دوسرا واقعہ فیل چاہے زم زم کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ عبدال مطلب نے خواب دیکھا کہ انہیں زم زم کے کھودنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور خواب ہی میں ان کو اس کی جگہ بھی بتا دی گئی چنانچہ بیدار ہونے کے بعد انہوں نے اس کی کھدائی کا کام شروع کیا اور رفتہ رفتہ وہ چیزیں برآمد ہونی شروع ہوئیں جو بنو جرہم نے مکہ چھوڑتے وقت چاہے زم زم میں دفن کیں تھیں، یعنی تلواریں زرہیں اور سونے کے دونوں ہرن، جب زم زم نمودار ہونا شروع ہوا تو قریش نے عبدال مطلب سے جھگڑا شروع کیا کہ ہمیں بھی کھدائی میں شریک کیا جائے مگر عبدال مطلب نہ مانے جھگڑا طویل پکڑتا گیا یہاں تک کہ یہ مسئلہ بنو سعد کی ایک کاہنہ عورت کے پاس لے جانے کا فیصلہ ہوا مگر راستہ ہی میں قریش نے کچھ ایسی علامات دیکھیں جس سے انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور کام عبدال مطلب ہی کو کرنے پر تیار ہوئے اور راستہ ہی سے واپس لوٹ آئے اسی موقع پر عبدال مطلب نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ نے مجھے دس بیٹے دئے اور سب زندہ بھی رہے تو ان میں سے ایک کو اللہ کے نام پر قربان کروں گا۔ عبدال مطلب نے کھدائی کے دوران نکلی ہوئی چیزیں خانہ کعبہ میں لگا دیں تلواروں سے کعبہ محترم کا دروازہ ڈھالا اور سونے کے دونوں ہرن بھی دروازے ہی میں فٹ کئے۔ دوسرا واقعہ، واقعہ فیل کا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابرہہ جو کہ نجاشی بادشاہ کی طرف سے یمن کا گورنر تھا اس نے دیکھا کہ لوگ مکہ میں خانہ کعبہ کا طواف کرنے جاتے ہیں اور اسی کاج بھی کرتے ہیں چنانچہ اس نے صنعاء میں ایک بہت بڑا کلیسا تعمیر کیا اور چاہا کہ لوگ بجائے عرب کے ادھر کا رخ کریں۔ جب اس کی خبر بنو کنانہ کے ایک آدمی کو ہوئی تو اس نے رات کو جا کر اس کے قبلہ پر پاخانہ کر دیا، جب اس کی اطلاع ابرہہ کو ہوئی تو سخت برہم ہوا اور ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر کعبۃ اللہ کو ڈھانے کے لئے چل پڑا اس لشکر کے اندر کل نو یا تیرہ ہاتھی تھے خود ابرہہ بھی ایک ہاتھی ہی پر سوار تھا جب یہ لشکر مکہ سے کچھ باہر منی اور مزدلفہ کے درمیان وادی محسر میں پہنچا تو اس کا ہاتھی بیٹھ گیا جب اس کا رخ کعبہ کے علاوہ کی طرف کیا جاتا تو وہ دوڑنے لگتا مگر جب کعبہ کی طرف کیا جاتا تو وہ بیٹھ جاتا اسی دوران اللہ نے چڑیوں کا ایک جھنڈ بھیجا جس نے لشکر پر ٹھیکرے دار پتھر برسائے وہ پتھر جس پر گرنا اس کو وہیں بھس کر دیتا یہ چڑیاں ابابیل اور قمری جیسی تھیں ہر چڑیا کے پاس تین تین کنکریاں تھیں ایک چونچ میں اور دو دو پنچوں میں لشکر میں ایسی بھگدڑ مچی کہ لوگ ایک دوسرے کو روندتے ہوئے گرتے گئے، اور ابرہہ پر ایک ایسی آفت پڑی کہ اس کی انگلیوں کے پورے جھڑ گئے اور صنعاء پہنچتے پہنچتے چوزے جیسا ہو گیا سینہ پھٹ گیا دل باہر نکل آیا اور مر گیا مکہ کے باشندے ابرہہ کے خوف سے مکہ چھوڑ کر باہر نکل گئے تھے مگر جب ابرہہ کی ہلاکت کی خبر سنی تو واپس لوٹ آئے۔ بیشتر اہل سیر نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ حضور ﷺ کی پیدائش سے پچاس یا پچپن دن پہلے ماہ محرم میں پیش آیا ۵۷۰ء فروری کے اواخر یا مارچ کے اوائل میں، یہ واقعہ آناً فاناً حبشہ روم اور اس وقت کی متمدن دنیا کے بیشتر علاقوں میں پہنچ گئی اہل فارس نے نہایت تیزی کے ساتھ یمن پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ نیز اس واقعہ نے لوگوں کی نگاہیں بیت اللہ کی طرف کر دی انہیں بیت اللہ کے شرف و عظمت کا کھلم کھلا ثبوت مل گیا تھا اور یہ بات لوگوں کے دلوں میں اس طرح بیٹھ گئی کہ اس گھر کو اللہ نے تقدیس کے لئے منتخب کیا۔ لہذا یہاں کی آبادی سے کسی انسان کا دعویٰ نبوت کے ساتھ اٹھنا اس واقعے کے تقاضے کے عین مطابق ہوگا اور اس خدائی حکمت کی تفسیر ہوگی۔ عبدال مطلب کے دس بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں حارث، زبیر، ابوطالب، عبداللہ، حمزہؓ، ابو لہب، غیداق، مقوم، صفار، عباسؓ۔ عبدال مطلب کی چھ بیٹیاں تھیں۔ ام الحکیم، برہ، عاتکہ، صفیہ، اروی، امیمہ۔ عبدال مطلب کی اولاد میں سب سے زیادہ خوبصورت پاکدامن عبداللہ تھے اور ذبیح اللہ کہلائے زم زم کی کھدائی کے وقت عبدال مطلب نے منت مانی تھی کہ اگر دس بیٹے ہوئے تو ایک کو راہ خدا میں قربان کر دوں گا چنانچہ جب قربانی کا وقت آ گیا تو قرعہ عبداللہ کے نام نکلا عبدال مطلب نے عبداللہ کا ہاتھ پکڑا اور ہاتھ میں چھری لیکر خانہ کعبہ کی طرف چل دئے لیکن قریش اور خصوصاً عبداللہ کے نہال آڑے آگئے عبدال مطلب نے کہا تب میں اپنی نذر کو کیسے پورا کروں۔ لوگوں نے مشورہ دیا کہ ایک عرافہ عورت کے پاس جاتے ہیں وہ جو فیصلہ بتاتی ہے وہ کیا جائے چنانچہ اس نے بتایا کہ عبداللہ اور دس اونٹوں کے قرعہ اندازی کیجئے اگر قرعہ عبداللہ کے نام

نکلتا تو مزید دس اونٹوں کو بڑھا دینا اور ایسا ہی کرتے رہنا یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے پس عبدالمطلب واپس آئے اور قرعہ اندازی شروع کی دس دس کا اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی، عبدالمطلب نے ان سو اونٹوں کو ذبح کیا اور ہر انسان اور جانور کو مکمل اجازت تھی جو چاہے جتنا کھائے، اس سے پہلے اہل عرب ایک آدمی کی خون بہادیت دس اونٹ دیا کرتے تھے مگر آج سے ایک آدمی کی خون بہادیت سو اونٹ ہوگی، اور اسلام نے اس مقدار کو باقی رکھا حضرت نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں دو ذبیحوں کی اولاد ہوں ایک حضرت اسماعیل ذبیح اللہ اور دوسرے آپ کے والد محترم عبد اللہ۔ عبد اللہ کی شادی زہرہ بن کلاب کی بیٹی آمنہ سے ہوئی جو کہ نسب اور رتبہ کے لحاظ سے قریش کی افضل ترین خاتون شمار ہوتی تھی کچھ دنوں بعد عبد اللہ کو ان کے والد محترم نے کھجور لانے کے لئے مدینہ بھیجا اور وہ وہیں انتقال کر گئے اس وقت ان کی عمر پچیس سال کی تھی جب آمنہ کو مکہ میں ان کے انتقال کی خبر ملی تو درد انگیز مرثیہ کہا جس کا ترجمہ یہ ہے ”بطحا کی آغوش ہاشم کے صاحبزادے سے خالی ہوگی، وہ بانگ و خروش کے درمیان ایک لحد میں آسودہ خواب ہو گیا اسے موت نے ایک پکار لگائی اور اس نے لبیک کہہ دیا اب موت نے لوگوں میں ابن ہشام جیسا کوئی انسان نہیں چھوڑا کتنی حسرت ناک تھی وہ شام جب لوگ انہیں تخت پر اٹھائے لے جا رہے تھے اگر موت اور موت کے حوادث نے ان کا وجود ختم کر دیا ہے تو ان کے کردار کے نقوش نہیں مٹائے جاسکتے وہ بڑے دانا اور رحم دل تھے“ عبد اللہ کا کل ترکہ یہ تھا پانچ اونٹ، بکریوں کا ایک ریوڑ ایک حبشی لونڈی، جن کا نام برکت اور کنیت ام ایمن تھی۔ آپ کی ولادت باسعادت سے کتنا پہلے آپ کے والد محترم دنیا سے چل بسے اس میں اہل سیر کا اختلاف ہے مگر اتنی بات طے ہے کہ آپ کی ولادت سے پہلے ہی آپ کے والد محترم دنیا کو الودع کہہ چکے تھے۔ پھر آپ کی ولادت باسعادت پر بھی اختلاف ہے بعض کا کہنا ہے کہ ۹ ربیع الاول بعض کا کہنا ۸ ربیع الاول اور مشہور ہے ۱۲ ربیع الاول مگر اہل سیر کے نزدیک ۹ ربیع الاول والا قول زیادہ معتبر ہے ۹ ربیع الاول یوم دوشنبہ ۲۲ اپریل ۵۷۰ء مطابق یکم جیٹھ ۶۲۸ بمصری صبح صادق کے وقت آپ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے دادا عبدالمطلب نے جب یہ خبر سنی تو فوراً گھر آئے آپ ﷺ کو خانہ کعبہ لے گئے دعا مانگی واپس آئے ساتویں دن عقیقہ کیا اہل قریش کو دعوت کھلائی، دعوت کھا کر لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے اپنے پوتے کا کیا نام رکھا تو عبدالمطلب نے بتایا کہ محمد۔ لوگوں نے تعجب سے پوچھا کہ آپ نے اپنے خاندان کے مروجہ ناموں سے ہٹ کر یہ نام کیوں تجویز کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا یہ پوتا دنیا بھر کی تعریف اور ستائش کا شایان قرار پائے۔ شرفاء عرب کا یہ دستور تھا کہ اپنے بچوں کو جب کہ وہ آٹھ دن کے ہو جاتے تو دودھ پلانے والیوں کے سپرد کر کے اچھی آب و ہوا کے مقام پر باہر بھیج دیا کرتے تھے اسی دستور کے مطابق آنحضرت ﷺ کو بھی حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کر دیا گیا جو حضرت نبی کریم ﷺ کو ہر چھ ماہ بعد ملاقات کے لئے مکہ لے آتی تھی، دو سال کے بعد جب آپ نے دودھ پینا چھوڑ دیا تو حلیمہ سعدیہ آپ کو مکہ واپس لے آئیں مگر آپ کی والدہ محترمہ اس خیال سے کہ آپ کو باہر کی آب و ہوا کافی موافق آرہی ہے کچھ دنوں کے لئے پھر واپس بھیج دیا اسی درمیان جب کہ آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر میں پرورش پا رہے تھے شق صدر کا پہلا واقعہ پیش آیا اور ساری زندگی میں آپ کا سیدہ مبارک چار مرتبہ چاک کیا گیا ہے آج پہلی مرتبہ ہو رہا ہے مسلم شریف کی روایت ہے کہ آپ ﷺ بچوں کیساتھ تھے حضرت جبرئیل آئے آپ کو لٹایا دل مبارک نکالا زم زم سے دھو کر پھر اندر رکھ دیا۔ اس واقعہ کو حلیمہ سعدیہ شاید سمجھ نہ سکیں اور گھبرا کر حضرت نبی کریم ﷺ کو واپس ان کی والدہ کے پاس پہنچا دیا۔ آپ کی عمر مبارک چھٹے سال میں قدم رکھ چکی تھی کہ آپ کی والدہ نے مدینہ کے لئے رخت سفر باندھ لیا تا کہ آپ کے مرحوم والد کی قبر پر بھی جائے اور اپنے میکے سے بھی ہوائے چنانچہ آپ اپنے یتیم بچے محمد ﷺ اپنی خادمہ ام ایمن اور اپنے سرپرست عبدالمطلب کی معیت میں مکہ سے مدینہ کا سفر کیا قریب دو ماہ قیام کرنے کے بعد واپس مکہ کی طرف چل دیں ابتدائے سفر میں ہی مرض موت نے پکڑ لیا اور مقام ابواء میں پہنچ کر اس در یتیم کو راستے میں داغ مفارقت دے کر رخصت ہو گئیں، مقام ابواء مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے یہاں سے مکہ آپ ﷺ ام ایمن کیساتھ آئے..... جاری

مفتی محمد عنایت اللہ القاسمی امام و خطیب مرکزی جامع مسجد تالاب کھٹیاں جموں